Al-Azhār

Volume 9, Issue 2 (July-December, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/21
URL http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/482
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10995326

Title Free Masonry, promotion, character, customs, and dues

Author (s): Dr. Farhat Naseem Alvi, Hamid Mehmood.”

Received on: 26 June, 2023
Accepted on: 27 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Dr. Farhat Naseem Alvi, Hamid Mehmood.”,**: “**Free Masonry, promotion, character, customs, and dues**.”,”” Al-Azhār: 9 No.2 (2023):1-33**

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

فری میسنزی،ارتقاء،کردار،رسومات اور قبالہ

Free Masonry, promotion, character, customs, and dues

***Dr. Farhat Naseem Alvi**
****Hamid Mehmood**

Abstract

On a global scale, an important driving force in the unfolding transformation was the nurtured organization of Judaism, Freemasonry, whose purpose was to bring about the establishment of a free Jewish state in Palestine by inducing Turkish dying men into the embrace of death so that the resurgence of Greater Israel and the renaissance of Judaism could be initiated. Furthermore, its aim was to provide non-Jews with opportunities to step freely into every sphere of life by eliminating all kinds of privileges against Jews. Freemasonry mentally and physically fashioned non-Jews into a harness of Jewish destinies and built a collective mentality of Jewish philosophy and thought, generating sympathy for Jews, overseeing their interests, and engraving the greatness of Israel in their minds. Keeping this perspective in mind, we now present a brief introduction to Freemasonry in a question-and-answer format. We have also presented the Freemasons' viewpoint for clarification and provided its response.

Key Words: *Freemasonry, Palestine, philosophy*

**ChairPerson Department of Islamic Studies, UOS*
***PhD Scholar Islamic Studies, UOS*

تمہید:

عالمی سطح پر رونما ہونے والی اس تبدیلی میں ایک اہم قوت محرکہ یہودیت کی پروردہ تنظیم فری میسنری تھی جس کا مقصد ترکی کے مرد بیمار کو موت کی آغوش میں سلا کر فلسطین میں آزاد یہودی مملکت کا قیام عمل میں لانا تھا تاکہ عظیم تر اسرائیل اور یہودیت کی نشاۃ ثانیہ کا دوبارہ آغاز کیا جاسکے۔اس کے علاوہ اس کا مقصد یہود کے خلاف ہر طرح کے امتیازات کو ختم کرکے ان کو زندگی کے ہر شعبہ میں آزادانہ طور پر قدم جمانے کا موقع فراہم کرنا تھا۔ فری میسنری نے ذہنی سطح اور طبعی طور پر غیر یہود کو یہودی اقدار کا رسیا اور یہودی فلسفہ و فکر قبالہ کا گرویدہ بنایا، یہود سے ہمدردی پیدا کی، ان کے مفادات کی نگرانی کی اور ان کے ذہن میں اسرائیل کی عظمت منقش کی۔اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ہم فری میسنری کا ایک مختصر تعارف کراتے ہیں۔ہم نے وضاحت کے لیے فری میسنوں کا نقطۂ نظر بھی پیش کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے۔

فری میسنری اور اس کی وجہ تسمیہ

فری میسنری Free Masonary ماسونیت یا آزاد معماری اس تحریک کا نام ہے جس کا آغاز ۱۷۱۷ء میں انگلستان میں ہوا۔یہ مختلف مذاہب و ملت کی ایک برادری Fraternity ہے جو ایک مخصوص اخلاقی فلسفے پر یقین رکھتی ہے۔رازداری اس کی بنیادی خصوصیت ہے۔

فری میسنری کے اراکین مختلف مذاہب اور اقوام کے افراد ہوتے ہیں جو فری میسن کہلاتے ہیں۔فری میسن رضا کارانہ اور آزادانہ Voluntarily طور پر بعض بنیادی مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کرتے ہیں اس لیے آزاد معمار یا فری میسن کہلاتے ہیں اور ان کے طریق عمل کو فری میسنری کہا جاتا ہے۔یہ لوگ معماری کے آلات تیشہ، بیلچہ، کدال، وغیرہ کے علامتی Symbolic معنی لیتے ہیں۔

میسنری کا بنیادی مقصد

میسنری کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس میں شامل معمار (میسن) اس عظیم الشان ہیکل کی تعمیر کریں جن کو ظالم اقوام نے ۵۸۶ ق م میں مسمار کر دیا تھا۔پچاس سال بعد دوبارہ بنا تو پہلے صدی کے اوائل میں رومیوں نے تباہ کر دیا۔ یروشلم سے یہودیوں کا اخراج اور ہیکل کی تباہی کے بعد یہودی قوم کا مستقبل مخدوش ہو گیا تھا۔میسنری علامتی انداز میں اس ہیکل کی تعمیر کی رسومات ادا کرتی ہے جو صیہونی اکابر مسجد اقصیٰ کی جگہ تعمیر کرنے کا خواب دیکھ رہے

ہیں۔ سلسلہ میسنری اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔

فری میسنری یہودی تنظیم

فری میسنری کے فلسفے کو پروان چڑھانے والے افراد میں تمام مذاہب اور ممالک کے افراد شامل رہے ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ ایک یہودی ادارہ ہے جو یہودی مفادات کے لیے کام کرتا ہے۔اس بات کے شواہد مندرجہ ذیل ہیں:

الف:...فری میسنری صرف اسرائیلی تاریخ کے واقعات اسرائیلی رسومات، فلسفہ اور یہود کی مظلومیت کی داستان پیش کرتی ہے جس کی بنیاد یہودی اکابر کے باطنی اور خفیہ علوم ''قبالہ'' پر رکھی گئی ہے۔

ب:...توریت کی تفسیر تالمود اور یہودی اکابر کے فرمودات کو میسنری کی تمام رسومات کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔

ج:...امریکہ کے ایک یہودی فری میسن کاسلز P.Castelles نے ۱۹۳۰ء میں ایک کتاب The Genuine Secrets of Free Masnonary Prior No. 1717 لکھی۔اس میں میسنری کے حقیقی راز افشا کیے گئے ہیں۔کاسلز نے تمام سلسلہ فری میسنری کو یہودیت اور اسرائیلی باطنیت (قبالہ) کا چربہ قرار دیا ہے۔اس نے ثابت کیا میسنری کے اصل راز وہی ہیں جو قبالہ کے ماہر اسرائیلی اکابر نے بتائے۔ ہیکل کی رسومات کتاب زہار میں موجود ہیں۔ میسنری سلسلہ رائل آرک مختلف ڈگریاں دیتے ہوئے جن قدیم مذہبی پیشواؤں وغیرہ کا ذکر کرتا ہے وہ یروشلم کے ہیکل میں قربانیاں دیتے تھے، قرون وسطیٰ کے یہودی اکابر، ربی اور کاہن ان کے نمائندے تھے۔ فری میسن ہیکل کی نمائندہ عمارت (لاج) میں آتے ہیں۔ وہ یہود کے خدا یہوداہ کو مانتے ہیں اور اپنے آپ کو اسرائیلی قوم سے وابستہ کرتے ہیں۔ ماسٹر میسن داؤد کے گھرانے کے فرد کے طور پر لاج میں آتا ہے جس کو متبرک جگہ لے جا کر بٹھایا جاتا ہے اور وہ پھر اسرائیلی سلطنت کا بادشاہ بنتا ہے۔اس وقت اس کو بتایا جاتا ہے کہ صیہون پر خدا قدرت دکھائے گا اور یہود کو نجات ملے گی۔ ماسونی رسومات میں صرف عہد نامہ قدیم سے اقتباسات پڑھے جاتے ہیں۔ فری میسنری کا سال یہودی سال سے مطابقت رکھتا ہے۔ لاج میں رسومات انجام دینے والا ماسٹر میسن سلیمان علیہ السلام کا نمائندہ ہوتا ہے۔ وہ میسنوں کو اندھیرے سے روشنی میں لاتا ہے۔ فری میسنری کا روحانی گھر ہیکل سلیمانی ہے جسے ایک اسرائیلی بادشاہ حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا۔اس کے ساتھ ایک غیر یہودی بادشاہ تھا جو علاقہ طائر ثور (لبنان) کا حکمران تھا۔ وہ اس عظیم کام میں شریک ہوا۔ تعمیر کا کام حیرام نے انجام دیا جو ماں کی طرف سے یہودی تھا۔ میسنری میں بھی یہی درس ہے کہ ہیکل نو کی تعمیر میں سب

اقوام اور لوگ، یہودی اور غیر یہودی شامل ہو سکتے ہیں البتہ فلسطین میں یہود کا جمع ہونا ضروری ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق فلسطین دنیا کا مرکز ہے۔ ہیکل سلیمانی یروشلم کا مرکز ہے اور ہیکل کے اندر مقدس قربانی کی جگہ ہیکل کا مرکز ہے اور اس مقدس ترین مقام کا مرکز وہ صندوق (تابوت سکینہ) ہے جس میں موسوی الواح، ہارون کا عصا اور دیگر اسرائیلی تبرکات رکھے گئے تھے۔ اس صندوق کے نیچے وہ پتھر تھا جو کائنات کی بنیاد تھا۔

ہیکل کی تباہی کے بعد یہودی عبادت کا عارضی خیمہ لگاتے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صحرائے سیناء میں نصب کیا۔ لاج میں بھی یہی خیمہ لگایا جاتا ہے اور اس کے ویسے ہی تین پردے بنائے جاتے ہیں۔ نئے ہیکل کی تعمیر کے لیے اسرائیل اکابر جو کوشش کرتے رہے وہ میسنری کی رسومات میں شامل ہیں۔ میسنری کے عہدے، ہیکل کی تعمیر کے وقت معماروں کے عہدوں کے مظہر ہیں۔ فری میسن لاج میں خدا کے وہی نام لیے جاتے ہیں جو اسرائیلی اکابر نے بیان کیے۔ لاج میں خدا کی آنکھ دکھائی جاتی ہے۔ یہ عہد نامہ قدیم باب زکریا ۶/۱۰ کی طرف اشارہ ہے۔

د:... میسنری کی دوسری رسومات یہود کی باطنی تعلیمات (قبالہ) پر مبنی ہیں۔ موسوی قانون کو میسنری میں اہم مقام حاصل ہے۔ اس قانون کی محافظ یہود کی مذہبی عدالت سندھرین تھی۔ لاج میں ۱۲ قبائل کے نشان اور رنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔

ر:... عیسائیت اور حضرت عیسیٰ کے لیے حقیقی فری میسنری میں کوئی مقام نہیں۔

فری میسنری کی یہود کے لیے خدمات

مذہبی لحاظ سے فری میسنری نے یہودی باطنی علوم قبالہ کا ایک احیاء کیا۔ اسرائیلی فلسفہ وفکر کی ترویج کی۔ لاج کے پراسرار ماحول میں تخریب کاروں، سیاست دانوں اور معاشرے کے باغی افراد کو ایک جگہ جمع ہو کر سیاسی سازشیں پروان چڑھانے میں مدد دی۔ میسنری کے خاموش، موثر اور خفیہ پروپیگنڈے کی بدولت یورپی ممالک کے باثر افراد کے دلوں میں یہودیوں کے لیے ہمدردی اور صیہونیت کے ساتھ تعاون کے جذبات پیدا ہوئے جس کا نتیجہ اسرائیل کے قیام (۱۹۴۸ء) کی صورت میں نمودار ہوا۔

فری میسنری کی تنظیمی نوعیت

فری میسنری کی سب سے چھوٹی اکائی لاج ہے جس کا قیام کسی مرکزی لاج کی منظوری سے انجام پاتا ہے۔ جب کسی ملک میں ایک خاص تعداد میں لاجیں قائم ہو جائیں تو وہاں ایک صوبائی یا علاقائی لاج قائم کر دی جاتی ہے جو اس

گرینڈ لاج کے تحت کام کرتی ہے جو ہر بڑے ملک میں پہلے سے قائم ہے۔ لاج ہیکل سلیمانی کی نمائندہ عمارت ہوتی ہے۔اس کو مقدس قرار دیا جاتا ہے۔لاج کے علاوہ فری میسنری کے کئی عہدیدار ہوتے ہیں جو اپنا اپنا کام انجام دیتے ہیں۔ ۱۷۱۷ء کے بعد فری میسنری کے مختلف سلسلے Rites قائم ہوئے۔ان سلسلوں سے وابستہ ماسونی عہدیداروں کی تعداد اور ان کے نام مختلف ہیں۔ پہلے پہل فری میسن ابتدائی درجہ (نوآموز) حاصل کرتا ہے پھر ساتھی معمار اور آخر میں ماسٹر میسن بنتا ہے۔

ہر سلسلہ میسنری نے اپنے درجے عہدے فرائض تعلیمات رسومات تقاریب وغیرہ کے طریقے مقرر کر رکھے ہیں۔ان تمام سلسلوں اور رسومات میں بنیادی طور پر ایک ہی قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ میسنری کی اعلیٰ قیادت نہایت رازداری سے چھپ کر ڈور ہلاتی ہے۔اس کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اعلیٰ قیادت کے دنیا کی تمام گرینڈ لاجوں سے روابط ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ سربراہان مملکت اور خفیہ اداروں سے تعلقات رکھے جاتے ہیں۔

گذشتہ تین صدیوں میں فری میسنری کا کردار

میسنری نے گذشتہ تین صدیوں میں مختلف مذاہب وملت کے افراد کو اپنے فلسفے سے روشناس کرایا۔ فکری سطح پر یہودی تحریک قومیت کی آبیاری کی جو بعد میں صیہونیت کے فروغ کا ذریعہ بنی۔ میسنری کا براہ راست نشانہ عیسائیت اور اسلام تھا۔اس نے اپنے فلسفے اور اخلاقیات کو مذاہب سے بالاتر قرار دیا۔ فری میسن لاجوں سلسلوں اور ان کی قیادت نے مختلف ممالک اور مذاہب کے چیدہ چیدہ افراد کو اپنا آلہ کار بنا کر ان سے اپنے بھیانک منصوبوں کی تکمیل کا کام لیا۔ عظیم تر اسرائیل کا قیام اور یہودیوں کی نشاۃ ثانیہ کے دَور کو دوبارہ لے آنا ہی ان کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔

دور حاضر میں فری میسنری کا مقام و کردار

میسنری ایک نہایت مضبوط، وسیع اور بااختیار تنظیم کے طور پر دنیا کے تمام اہم ممالک میں موجود ہے۔ یورپی ممالک اور امریکہ میں اس کے مستحکم ادارے قائم ہیں۔اس کا ایک مؤثر سماجی اور سیاسی کردار ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا کردار بدلتا رہا۔ اکثر اسلامی ممالک میں اس کو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے جہاں ان ممالک میں اب اس کے ذیلی ادارے روٹری لائنز کلب اور بعض این جی اوز کام کر رہے ہیں۔آج کل یہ مغربی مفادات

کے تحفظ کی موثر ایجنسیاں ہیں۔امریکہ میں فری میسنری نے کئی فلاحی ادارے، ہسپتال وغیرہ کھول رکھے ہیں تاکہ تنظیم کے خلاف پائے جانے والے پراپیگنڈے کا سدباب ہوسکے اور اسے ایک فلاحی اور انسانیت دوست تنظیم ثابت کیا جاسکے۔

موجودہ دور میں مغربی دنیا کے پاس اسلامی اور ترقی پذیر ممالک پر اثر انداز ہونے کے کئی جدید حربے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ روس کی تباہی نے ان کو من مانی کارروائیاں کرنے کے مواقع مہیا کر دیے ہیں۔اس لیے وہ میسنری سے وہ روایتی کام نہیں لے رہے جو تین صدی پیشتر لیا گیا۔اس کے باوجود میسنری کا مغربی معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام ہے اور اس کی تاریخ کو عظمت کا نشان قرار دیا جاتا ہے۔فری میسنری نے مشرقی یورپ کے سابق اشتراکی ممالک اور وسط ایشیا کی مسلمان سلطنتوں میں اپنے خفیہ اڈے قائم کر لیے ہیں۔ان علاقوں میں اثر و نفوذ بڑھانے کے لیے دنیا کے گرینڈ لاجز نے ایک نئی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔

خدوخال اور سلسلے

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ فری میسنری دنیا کی ایک انوکھی، پراسرار اور رازداری پر مبنی تنظیم ہے۔[1] اس کا آغاز اٹھارویں صدی کے اوائل میں انگلستان سے ہوا اور پھر تمام دنیا میں پھیل گئی۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کی آمد اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے جنوبی ہند میں سیاسی تسلط کے ساتھ برطانوی فوجیوں نے پہلے بنگال میں فری میسن لاجیں کھولیں اور پھر رفتہ رفتہ ہندوستان کے کئی علاقوں میں ان کا جال بچھا دیا۔عام لوگ ان لاجوں کی نوعیت سے مکمل طور پر ناواقف تھے، وہ انہیں تفریحی کلب یا جادو گھر سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ انگریز یہاں جمع ہو کر جادو کے کمالات دیکھتے ہیں۔عام ہندوستانی ان فوجی لاجوں کے قریب بھی نہ جا سکتے تھے۔

فری میسنری آج بھی ایک فعال مضبوط اور موئثر تنظیم ہے جو عالمی سطح پر سرگرم ہے۔آپ امریکہ یا یورپ کے کسی بڑے شہر میں جائیں،آپ کو عظیم الشان فری میسن ٹیمپل اور ماسونی ہال دکھائی دیں گے جہاں فری میسن اپنے اجتماعات منعقد کرتے ہیں۔ کئی فری میسن ہسپتال، خیراتی ادارے اور مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں تاکہ اس تنظیم کے فلاحی پہلو کو اُجاگر کیا جا سکے۔ایشیاء،افریقہ اور لاطینی امریکہ کے اکثر ممالک میں فری میسنری پوری مستعدی سے کام کر رہی ہے۔

نوعیت:

فری میسنری کی بنیاد اسرائیل کے قدیم علوم پر رکھی گئی ہے۔ان علوم کو سمجھنے اور سمجھانے اور ماسونی رازوں کو معلوم کرنے کے لیے دنیا کی مختلف اقوام و مذاہب کے افراد فری میسنری میں شامل ہو کر ماسونی عمارات

(لاجوں) میں اجتماعات اور تقاریب منعقد کرتے ہیں اور مختلف درجوں اور ماسونی سلسلوں کی لاجوں میں اسرائیلی تاریخ کے واقعات ڈرامائی انداز میں پیش کرتے ہیں۔ فری میسن لاجیں اور ٹیمپل ماسونی اصطلاح میں ہیکل سلیمانی کے بعد قائم ہونے والی نمائندہ عمارات ہیں۔ ان میں ہیکل سلیمانی کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ فری میسن انبیائے بنی اسرائیل، سردار کاہن، یہودی اکابر وغیرہ کا روپ دھار کر بنی اسرائیل کی تاریخ کے چیدہ چیدہ واقعات پیش کرتے ہیں اور ان کی بنیاد پر فری میسنوں کو اخلاقی درس دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک دنیا کی عظیم اور قابل تقدیس عبادت گناہ ہیکل سلیمانی کی تباہی کے بعد آزاد معمار (فری میسن) اس کی دوبارہ تعمیر کی جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ ہیکل یہودی شان و شوکت کی علامت تھا۔ اس کی جگہ اب مسجد اقصیٰ تعمیر ہو گئی ہے جس کو مسمار کر کے دوبارہ ہیکل کا قیام ضروری ہے۔ اس ہیکل کی تعمیر کے نتیجے میں تمام دنیا کے یہودی اپنے مرکز پر جمع ہو سکیں گے اور خداوند یہوداہ کی تعریف کے گیت گا سکیں گے۔

فری میسنری کے حقیقی راز صرف فری میسنوں کو ہی بتائے جاتے ہیں۔ کوئی فری میسن میسنری کے یہ راز افشا نہیں کر سکتا، اس کی سزا موت ہے۔ تنظیم کی داخلی خفیہ سرگرمیوں کے باعث اس کے اعلیٰ درجوں پر فائز افراد اس کی ذمہ داریوں اور ان کے فرائض کا کچھ علم نہیں ہوتا۔ میسنری کی اعلیٰ قیادت جس کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور ہوتی ہے، اس کے متعلق کبھی کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔

ان تمام حقائق سے عیاں ہوتا ہے کہ میسنری نہایت مخصوص نوعیت کی تنظیم ہے۔ اگرچہ بظاہر اس کے وجود کے بارے میں لوگوں کو معلومات حاصل ہیں لیکن اس کی حقیقی نوعیت، مقاصد، طریق کار اور سیاسی کارکردگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا نہایت مشکل کام ہے کیونکہ فری میسن ان معلومات کو منظر عام پر نہیں لاتے۔ اٹھارویں صدی میں ابھرنے والے یورپی سامراج کی ملک گیری کی ہوس، سرمایہ داریت کے فروغ اور جدید سیاسی افکار نے اس تنظیم کو پھلنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچائے اور اسے ایک مؤثر قوت اور مستقل تنظیم کی صورت میں ڈھلنے میں مدد دی۔ فری میسنری اور مغربی معاشرے کا آپس میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ یہ معاشرہ یہودی ماسونی Masonic-Judo معاشرہ کہلاتا ہے جس کا مقصد ماسونی اقدار کا تحفظ کرنا ہے۔

ابتداء Origin:

فری میسنری کا باقاعدہ آغاز ۱۷۱۷ء میں انگلستان میں ہوا۔ اگرچہ فری میسنری اس کو دنیا کی قدیم تحریک ثابت کرنے

کے لیے کئی مفروضے اور تاریخی افسانے پیش کرتے ہیں لیکن ان کے ٹھوس تاریخی شواہد موجود نہیں۔

فری میسنری کی ابتداء بڑی دلچسپ ہے۔ جون ۱۷۱۷ء میں لندن کی چار میسن یا معمار انجمنوں نے مل کر گرینڈ لاج آف انگلینڈ کی بنیاد رکھی اور اپنی انجمن کے اُصول وضوابط وضع کیے۔ پورے یورپ میں بڑی بڑی عمارتیں بنانے والے یہ معمار اپنی انجمنیں اور گلڈز بنا رہے تھے کیونکہ یورپ کی صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کاری گروں کی مانگ میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔

ابتداء میں صرف معماری کے پیشے سے متعلق افراد ہی معمار انجمن کے ممبر بنتے تھے لیکن ان انجمنوں نے ان افراد کو بھی اپنا اعزازی رکن بنالیا جو تعمیراتی سامان فراہم کرتے تھے۔ ان کو تسلیم شدہ میسن Accepted Mason کہا جاتا تھا۔ وہ لوگ جو معمار تھے اور اپنے ہاتھوں سے تعمیر کا کام کرتے تھے ان کو عملی معمار Operatives کا نام دیا جاتا تھا۔ معماروں کی یہ انجمنیں نہ تو خفیہ تنظیمیں تھیں اور نہ ہی معماروں کے حقوق کے تحفظ کے سوا ان کا کوئی اور کام تھا۔[2]

معمار انجمنوں کا مقصد تعمیراتی ٹھیکے لے کام کرنا اور مزدوروں کے مسائل حل کرنا تھا۔ بعد میں اُبھرنے والی میسنری سے ان انجمنوں کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ معماروں کی ان تنظیموں یا میسنری آرگنائزیشنز میں گھسنے والے بعض غیر معماروں نے ان تنظیموں کو منظم کرنے اور یورپی معاشرے میں ان کی اہمیت کو واضح کرنے کا پروپیگنڈا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ ان معمار انجمنوں کے ارکان کو دنیا کی قدیم ترین عمارتیں تعمیر کرنے والوں کے جانشین قرار دیا جانے لگا. اور یہ کہا گیا کہ ان معماروں نے مصر، بابل، فارس (ایران)، یونان وغیرہ میں عالی شان عمارتیں بنائیں۔ ان عظیم ترین عمارتوں میں ایک ہیکل سلیمانی یا اسرائیلی معبد تھا جو تعمیر کا انوکھا، اعلیٰ اور بے مثال نمونہ تھا۔ اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کرایا تاکہ یہودی یہاں خدا کی عبادت کر سکیں اور مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ یہ عبادت گاہ بنی اسرائیل کی شان و شوکت کی مظہر، اس کی قوت و عظمت کی ترجمان اور اس کے دینی ورثے کی امانت دار تھی۔

یہ بھی کہا گیا کہ موجودہ عہد کے یورپی معمار ان قابل فخر معماروں کے وارث ہیں۔ ان کا فن تعمیر اسرائیلی روایات کا مرہون منت ہے۔ ان روایات کی بنیاد ان کے مذہبی عقائد پر رکھی گئی تھی اور ان کا یہ فن تعمیر اور خفیہ رسومات کا سلسلہ سینہ بہ سینہ معمار انجمنوں کو منتقل ہوتا رہا۔ ان رازوں کی سخت حفاظت کی گئی تاکہ یہ راز

مخصوص انجمنوں کو نسلاً بہ نسلاً منتقل ہوتے رہیں۔اس فلسفے کی تشہیر کے نتیجے میں خالص معمار انجموں کے ساتھ ساتھ بعض ایسی انجمنیں بننا بھی شروع ہو گئیں جن کے ارکان کسی قسم کی مادی یا عمارتی تعمیر میں تو حصہ نہ لیتے تھے،البتہ فن تعمیر کی علامات کو استعمال کر کے ایک مخصوص اخلاقی فلسفے کو بیان کرتے تھے۔اس طریقے سے تقریباً چھ سال کے عرصے میں لندن کے طول و عرض میں فری میسن لاجیں وجود میں آنے لگیں۔[3]

کتاب آئین Book of Constitution:

۱۷۲۳ء میں ڈاکٹر جیمز اینڈرسن نے عملی طور پر کام کرنے والی معمار انجمنوں کے قواعد و ضوابط وضع کیے۔اسے اینڈرسن کا آئین کہا جاتا ہے۔اس میں نئی اُبھرنے والی انجمنوں کے قوانین شامل نہ تھے۔پندرہ سال بعد اس کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ان کے بعد دیگر انبیاء خصوصاً حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے سرپرست ظاہر کیے گئے۔اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلیسا کے گرینڈ ماسٹر کا نام دیا۔یہ اینڈرسن اسکاٹ لینڈ کا ایک مسیحی پری بس یٹرین پادری تھا۔اس آئین میں ہمیں موجودہ فری میسنری کی ابتدائی جھلک ملتی ہے۔

فری میسنری نام کی وجہ

معماروں کو آزاد معمار FreeMason کہنے کی وجہ کیا تھی؟ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ معمار عمارتیں بناتے وقت ایک خاص قسم کا پتھر فری اسٹون استعمال کرتے تھے اس لیے فری میسن کہلائے۔دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ معمار انجمنوں اور گلڈز بننے سے پہلے یہ لوگ کسی تنظیم کے ممبر نہ تھے اس لیے آزاد معمار کے نام سے مشہور ہوئے۔ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے بعد حضرت سلیمان نے تعمیر میں حصہ لینے والے معماروں کو انعامات دیے اور ان کے ذمہ واجب الادا ٹیکس معاف کر دیے۔اس لیے ان کو فری میسن کہا جانے لگا۔یہ تمام توجیہات زیادہ قابل قبول نہیں۔فری میسن کی اصطلاح کا ایک خاص مفہوم ہے یعنی آزاد معمار کے طور پر مختلف اقوام و ملل کے افراد کا ہیکل سلیمانی کی تعمیر نو کرنا جو یہودی قومیت کا ایک اہم عنصر رہا ہے۔

عملی سے نظریاتی میسنری From Operative to Speculative Masonary:

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ ۱۷۱۷ء میں معماروں کی انجمنوں کے قیام کے ساتھ ساتھ انگلستان کے بعض علاقوں میں ہمیں نئی قسم کی فری میسنری کا سراغ ملتا ہے۔ان فری میسن لاجوں میں عملی معمار شامل نہ ہوتے تھے بلکہ عام افراد اور غیر معمار شامل ہوتے تھے۔یہ لوگ معماروں کے اوزاروں مسطر،پرکار،ہتھوڑے وغیرہ کو بطور علامت

استعمال کرتے تھے اور اس کو علامتی یا نظریاتی Speculative میسنری کا نام دیتے تھے۔ مسطر سے مراد زندگی کے روز و شب کے بارہ بارہ گھنٹے گزارنے کا طریق کار اور ہتھوڑے کو نشیب و فراز درست کرنے کا ذریعہ بتایا جاتا تھا۔ تعمیر سے مراد اخلاق کی تعمیر لی جاتی تھی۔ اسی طرح معماری کے دیگر آلات کو بھی ایک نئے علامتی انداز سے پیش کیا جاتا۔ ان نظریاتی فری میسنوں نے دعویٰ کیا کہ وہ اصل اور قدیم معمار Ancient or Antient Mason ہیں اور ان کی تنظیم بہت پرانی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے معمار اعلیٰ یا گرینڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قدیم مصری شامی اور یونانی ان کے فن سے مدد لے کر عظیم عمارات اور اہرام بناتے رہے۔[4]

خالص معماروں کی انجمنوں کو نئی طرز کی فری میسنری میں کیسے بدلا گیا اور عملی معماری نے نظریاتی معماری کی صورت کیسے اختیار کی؟ ان سوالات کا آج تک جواب نہیں دیا گیا۔ اس لیے اس سازش کے .... کا صحیح پتہ لگانا ممکن نہیں۔ نہ ہی ہمیں ان لوگوں کے ناموں کا پتہ چلتا ہے جو اس کارروائی میں خفیہ طور پر ملوث تھے۔ البتہ اتنا ثبوت ملتا ہے کہ یہ خفیہ اور منظم کارروائی تھی اور اس کے کرتا دھرتا نہایت عیار اور مالدار افراد تھے جن کے عالمی سطح پر روابط تھے۔

قدیم وجدید کا تنازعہ Moderns and Ancients:

انگلستان کے شہر یارک میں معماروں کی ایک لاج نے پہلے تو اپنے لیے معماروں کی مرکزی تنظیم گرینڈ لاج انگلینڈ کی منظوری حاصل کی اور پھر نئی طرز کی نظریاتی لاجیں کھولنے کی بذات خود منظوری دینی شروع کر دی۔ عملی طور پر اس لاج نے گرینڈ لاج سے رابطہ توڑ لیا لیکن بظاہر اس کے ساتھ منسلک بھی رہی۔ ۱۷۲۵ء میں اس نے اپنا نام گرینڈ لاج آف انگلینڈ Grand Lodge of All England رکھ لیا اور اپنے آپ کو قدیم معمار برادری کا نام دیا۔ پہلے سے موجود گرینڈ لاج آف انگلینڈ کو جدید لاج کہا جانے لگا۔

آل انگلینڈ لاج نے انگلینڈ کے طول و عرض میں اپنی منظوری سے لاجیں کھولیں اور دنیا کے دوسرے ممالک میں نئی لاجیں کھولنے کے اجازت نامے دیئے۔ یہ فری میسنری کی ابتدائی ترقی کا دور کہلاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی قدیم و جدید سلسلے کی لاجیں کھلیں۔ ۲۵ سال کے عرصے میں اس نئی گرینڈ لاج نے فری میسنری کو مکمل طور پر نظریاتی میسنری میں بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے ہیکل سلیمانی کو مرکزی حیثیت کا حامل قرار دیا اور اس کی تعمیر کو میسنری کا بنیادی مقصد اور مدعا ظاہر کیا۔

فری میسنری کی اس تشکیل میں لارنس ڈرموٹ Laurance Durmott کی کوششوں کو گہرا دخل تھا۔ ڈرموٹ 1740ء میں آئر لینڈ میں فری میسن بنا اور جلد ہی گرینڈ سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہوا۔1750ء میں لندن آکر اس نے جیمز اینڈرسن کے میسنری قانون 1940 کی کتاب کی جگہ قدیم فری میسنوں کے لیے ایک نیا قانون وضع کیا۔اس کا نام آہی مان ریزان RazonAhiman رکھا۔[5] یہ ایک عبرانی نام تھا اور اس کے معنی ایک برادری کے عہد کے تھے۔اس نام سے صاف عیاں ہے کہ وہ فری میسنری کو کھل کر یہودیت کے قالب میں ڈھال رہا تھا۔اس نے فری میسنری کے مروجہ قدیم سلسلے کو یارک سلسلہ Ancient York Rite کا نام دیا اور بڑے منظم طریقے سے فری میسنری میں قدیم یہودی اور پراسرار علوم (قبالہ) داخل کیے۔ اس کام میں یہودیوں نے اس کی زبردست مدد کی۔چند سال کے اندر قدیم یارک سلسلہ دنیا کے طول و عرض میں پھیل گیا۔

یارک سلسلہ فری میسنری کے غلبہ اور اثر کے باعث پہلی گرینڈ لاج انگلینڈ کی وقعت کم ہونے لگی اور اس کی منظوری سے کھلنے والی لاجوں کی تعداد گھٹ گئی۔ قدیم وجدید کے اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے برطانوی شاہی گھرانے کا تعاون حاصل کیا گیا جو اس وقت فری میسنوں کا سرپرست اعلیٰ تھا۔ڈیوک آف سسکس Duke of Sussex نے فری میسنوں کے جدید گروہ کی قیادت سنبھالی اور ملکہ وکٹوریہ کے والد Duke of Kent نے قدیم سلسلے کی راہنمائی کی۔ یہ دونوں گرینڈ ماسٹر یعنی میسنری کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ باہمی گفت و شنید کے بعد طے پایا کہ قدیم وجدید لاجوں کی جگہ ایک متحدہ مرکزی لاج United Grand Lodge of England قائم کی جائے اور فری میسنری کے ابتدائی تین درجے مقرر کیے جائیں۔

یہ تمام تنازعہ 1813ء میں ختم ہوا جس کے نتیجے میں فری میسنری نے ایک الگ اور مستقل نظریات کی حامل تنظیم کی صورت میں اُبھرنا شروع کر دیا۔ فری میسنری کے بنیادی عقائد میں ایک خاص تبدیلی رونما ہوئی یعنی خدا کے اقرار اور وحی کے انکار Deism کی جگہ خدا کے اقرار اور وحی کو تسلیم کی روش Theism پیدا ہوئی۔ فری میسن لاجوں میں نئی طرز کی رسومات ادا ہونے لگیں جن کا تعلق ہیکل کے رازوں سے تھا۔ اس طرح موجودہ میسنری کا حقیقی ارتقاء ہوا۔

ابتدائی تین درجے Three Degrees:

قدیم اور جدید فری میسنوں نے جن تین ماسونی درجوں پر اتفاق کیا وہ میسنری کی روح رواں ہیں، ان کو حاصل کیے

بغیر کوئی شخص نہ تو کسی فری میسن سلسلے میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ فری میسن کہلا سکتا ہے۔ یہ درجے مندرجہ ذیل ہیں:

نوآموز Apprentice:

فری میسن تنظیم میں پہلی دفعہ شامل ہونے والا فرد نوآموز کہلاتا ہے۔ ماسونی لاج جو ہیکل سلیمانی کی نمائندہ عمارت ہے، وہ شخص اس میں داخلہ حاصل کرتا ہے اور بطور ابتدائی فری میسن اپنے فرائض ادا کرتا ہے۔

ساتھی معمار Craft Fellow:

نوآموز جب ہیکل سلیمانی کے درمیانے حصے میں پہنچتا ہے اور ماسونی لاج میں دوسرا درجہ حاصل کرتا ہے تو اسے ساتھی معمار کہتے ہیں۔

ماسٹر میسن Master Mason:

جب ساتھی معمار اس قابل ہو جائے کہ ہیکل سلیمانی کی مقدس ترین جگہ پر پہنچ کر اس کے راز معلوم کر سکے اور باقی میسنوں کو رسومات ادا کرنے میں مدد دے تو وہ ماسٹر میسن کہلاتا ہے اور لاج میں تیسرا اہم درجہ حاصل کرتا ہے۔

گرینڈ لاج کے اتحاد اور ابتدائی تین درجوں کے قیام کے بعد فری میسنری کے قدیم یارک سلسلہ کی دنیا میں موجود لاجوں نے باہمی اتحاد قائم کیا۔ لندن میں فری میسنری تیزی سے پھیلی۔ برطانیہ کے اعلیٰ افراد، ارکان پارلیمنٹ، تاجر، سیاستدان، اور معاشرے کے دیگر اہم افراد دھڑا دھڑ فری میسن بننے لگے۔

برطانیہ میں چونکہ عیسائیت کی جڑیں بڑی مضبوط تھیں اور کیتھولک یہودیوں سے نفرت کرتے تھے اس لیے بعض طبقوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ فری میسنری پر پابندی لگائی جائے لیکن برطانوی شاہی خاندان اس کا سرپرست اعلیٰ تھا اس لیے ایسا ممکن نہ تھا۔ ۱۲ جولائی ۱۷۹۸ء کو برطانوی آئین نے اس تنظیم کو آئینی تحفظ بہم پہنچا دیا اور فری میسنری کو خفیہ تنظیموں کے زمرے سے نکال دیا۔ اس طرح یہ تنظیم آزادانہ طور پر ترقی کرنے لگی۔[6]

انیسویں صدی کے وسط میں فری میسنری ایک منظم تنظیم بن چکی تھی جس کی بنیاد یہودی فلسفہ و فکر اور ان کے باطنی علوم جس کو قبالہ کہا جاتا ہے، پر رکھی جا چکی تھی۔ فری میسن وہ افراد تھے جو اپنی خوشی اور آزادانہ مرضی سے ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں حصہ لے رہے تھے۔ فری میسنری کی ترقی اور ترویج کے لیے دنیا کے تمام بڑے ممالک

میں مضبوط گرینڈ لاجیں قائم ہو چکی تھیں۔یورپی سامراج، سرمایہ داریت، جدید سیاسی افکار، لادینی نظریات اور مادی ترقی اس کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے تھے۔

فری میسنری کے یہودی عناصر Jewish Eliments of Free Masonary:

فری میسنری کی حقیقت جاننے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہودی مذہب کی دو اہم خصوصیات ہیں۔پہلی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ یہودی مذہب اور یہودی تاریخ آپس میں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ انہیں الگ کرنا ممکن نہیں۔

یہودی تاریخ ہی یہودی مذہب ہے۔یہودی اپنی تاریخی کتابوں کو وحی اور الہام کی طرح تصور کرتے ہیں۔ان کے مذہب کا بنیادی خیال یہ تھا کہ خدا اور یہودیوں کے درمیان ایک طرح کا عہد Convenant موجود ہے کیونکہ وہ اس کی منتخب اور برگزیدہ قوم ہیں۔وہ عہد یہ تھا کہ اگر وہ اپنے خدا کی پرستش کرتے رہیں گے تو وہ ان کی مدد کرتا رہے گا۔یہی وہ خیال تھا جس نے یہودیوں کو بطور قوم زندہ رکھا اور اسی کی بنیاد پر انہوں نے اپنی اجتماعیت برقرار رکھی۔

یہودیت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ان کے مذہبی رہنما یعنی حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ وغیرہ ہی ان کے دنیاوی پیشوا اور بادشاہ بھی تھے۔اسرائیلی بادشاہت اور نبوت میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔یہاں ایک بات ذہن میں رہے کہ یہودیوں کے ہاں نبوت کا تصور کہانت اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے جبکہ اسلام نے اس کا الگ (اور عظیم تر) تصور پیش کیا ہے۔

ماخذ:

ان دو اہم خصوصیات کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب ہم ان ماخذات پر روشنی ڈالتے ہیں جن پر فری میسنری کا پورا ڈھانچہ کھڑا ہے۔

الف: توریت:

یہودیوں کے نزدیک بائبل کی پہلی پانچ کتابیں توریت Pentateuch کہلاتی ہیں۔ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات درج ہیں۔دیگر انبیاء کی ۱۹ کتابیں ہیں۔ان ۲۴ کتابوں کے مجموعے کو عہد نامہ قدیم Old Testament کہا جاتا ہے جس کو یہودی مانتے ہیں۔عہد نامہ جدید یعنی حضرت عیسیٰ کی رسالت اور ان کی

کتابوں پر ان کا یقین نہیں۔ فری میسنری کا بنیادی ماخذ توریت اور عہد نامہ قدیم کی کتب ہیں۔ انجیل یا حضرت عیسیٰ کو حقیقی فری میسنری میں کوئی مقام حاصل نہیں۔[7]

ب: تالمود Talmud:

فری میسنری کا دوسرا اہم ماخذ تالمود ہے۔ یہودی فریسیوں نے توریت کی جو تفاسیر مرتب کیں ان میں کاہنوں اور ربیوں (مذہبی اکابر) کی روایات کو شامل کیا۔ اس مجموعے کا نام تالمود رکھا گیا۔ اس کے دو حصے ہیں ایک مثنہ یا قانون ثانی جو دوسری صدی ق م یعنی حضرت عیسیؑ کی بعثت سے قبل مدون کیا گیا اور بابلی تالمود کے نام سے مشہور ہوا، اور دوسرا حصہ گمارا کہلاتا ہے جو ۲۳۰ عیسوی میں مرتب کیا گیا۔ اس میں یہودی عقائد کی تشریح اور یہودی قوانین کی باطنی تفاسیر درج ہیں۔ اسے یروشلم تالمود کہا جاتا ہے۔ فلسطین میں رہنے والے یہودی اس پر عمل کرتے تھے۔ فری میسنری بابلی تالمود کا چربہ ہے۔ فری میسن لاجوں میں بابلی تالمود کے قصے اور پراسرار واقعات ڈرامائی انداز سے پیش کیے جاتے ہیں۔[8]

ج: قبالہ Kabala:

قبالہ یہودیوں کے وہ پراسرار باطنی علوم ہیں جو ان کے کاہنوں، ربیوں اور احبار نے ان کو عطا کیے ہیں۔ ان میں یہودی تفاصیل، باطنی تعلیمات اور ایسے عجیب و غریب قصے کہانیاں مذکور ہیں جن کو پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اسپین کے یہودیوں نے ان قصوں اور روایات کو پندرھویں صدی عیسوی میں مدون کیا۔ اس مجموعے کا نام کتاب زہار Book of Zohar رکھا گیا۔ عبرانی میں زھار کے معنی عظیم الشان کے ہیں۔ کتاب زہار میں ہیکل سلیمانی، ستارۂ داؤدی، موسوی معجزات، تابوت سکینہ، عبادت کے خیمہ، کشتی نوح وغیرہ کے علاوہ اسرائیلی انبیاء کے بارے میں عجیب و غریب قصے درج ہیں۔ اس میں کالا جادو، خدا کے دیدار کے طریقے، خوابوں کے فلسفے، حروف کے نقوش، خفیہ جیومیٹری، کیمیا گری، روحوں سے ملاقات، جنسی لذت بڑھانے کے طریقے، سنگ پارس، آب حیات وغیرہ کے بارے میں حیران کن معلومات دی گئی ہیں۔[9] ہمارے ہاں ابجد کی بنیاد پر تیار کیے گئے تعویذات، نقوش، علم جفر، رمل، علم النفس، علم القیافہ، رجوع ہمزاد وغیرہ کے طریقے قبالہ سے ماخوذ ہیں۔

د: قدیم دیومالائی قصے Ancient Mythology:

فری میسنری کا ایک اور ماخذ قدیم دیومالائی قصے کہانیاں ہیں۔ قدیم مصری، یونانی، شامی اور بابلی دیومالائی قصوں کو

مرکزی میسنری رسومات کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ مصری دیومالا کا دیوی اور یسیس Isis دیوتا کا قصہ بڑا مشہور ہے۔ ایزز مصری عجائبات کی دیوی اور کائنات کی مظہر ہے اور یسیس یا چاند دیوتا اس سے شادی کرتا ہے جس کے نتیجے میں کائنات ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ ایک قصہ یورس یا سورج دیوتا کا ہے جو مر کر جی اُٹھا۔ اہرام مصر اور مصر کی ایک دیوی سفی نکس Sphinkx کو بھی فری میسنری روایات میں بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ سفی نکس شیر کے دھڑ والی عورت ہوتی ہے۔

قدیم یونانی اساطیر Elysianism میں ڈیانوسس دیوتا Dionysis کے مر کر جی اُٹھنے کا ذکر بھی ماسونیت میں شامل ہے۔ ایرانی دیومالائیت میں سورج دیوتا متر Mithra زندگی عطا کرنے والا مانا جاتا ہے۔ قدیم شامی اساطیر میں ایڈونس Adonius کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے وینس Venus دیوتا محبت کرتا تھا، وہ مر کر زندہ ہوا۔ ایسے ہی جزیرہ سوماتھریس کے کابری دیوتا، قدیم دروڈ Druid اور کلدی Caldee اقوام کے دیوتاؤں کے مر کر جی اُٹھنے کے قصوں کو فری میسنری کی رسومات کا حصہ بنایا گیا۔ بابل کے بعل Baal دیوتا سے بھی بعض رسومات منسوب ہیں۔ سورج بعل دیوتا کا مظہر مانا جاتا ہے۔ فری میسن لاجوں میں سورج کی انسانی شکل کی تصویر اسی بات کو ظاہر کرتی ہے۔ فری میسن ان دیومالائی داستانوں کے ضمن میں ہی ہیکل سلیمانی کے معمار اعظم حیرام ابیف کے مر کر جی اُٹھنے کے واقعہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ بعض ماسونی سلسلے حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کو بھی اسی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ یہودی شاطروں نے ان قدیم دیومالائی قصوں کے علاوہ شام کے دروزوں اور عیسائی باطنیوں Gnostics کے نظریات کو بھی ماسونی قصوں میں شامل کیا۔ سترھویں صدی میں ایک ملحد عیسائی فرقے روزیکروشن Rosecrucian کے افکار کو بھی فری میسنری میں توجہ دی گئی تھی۔ ان تمام اساطیری قصوں اور دیومالائی داستانوں کے باوجود فری میسنری کا تمام تر بنیادی سرمایہ یہودی باطنیت پر مبنی ہے اور یہودی پراسرار علوم قبالہ اس کی روح رواں ہیں۔[10]

(۲) ہیکل سلیمانی کے راز Secrets of Solomon's Temple:

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ فری میسنری کا بنیادی ماخذ قبالہ ہے۔ قبالہ کے ماہر یہودیوں نے بڑی تفصیل سے ہیکل سلیمانی کے عجیب و غریب اسرار درج کیے ہیں۔ ہیکل سلیمانی کی تباہی اور اس کی دوبارہ تعمیر یہودی تاریخ کا نہایت اہم باب ہے۔ اسرائیلی تاریخ کا ایک اور اہم باب حضرت موسیٰ کے واقعات سے متعلق ہے۔ توریت میں حضرت

موسیٰ کے حالات، حضرت ہارون کو کاہن بنانے کا واقعہ، اسرائیلیوں کی جلاوطنی اور ان کی نجات کی تفاصیل درج ہیں۔ حضرت موسیٰ نے اپنی الواح جس صندوق میں محفوظ کیں اس عہد کا صندوق یا تابوت سکینہ Convenant of Ark کہا جاتا ہے۔ اسرائیلیوں کی جلاوطنی کے دوران آپ نے عبادت کا ایک عارضی خیمہ Tabermacle بنایا، اس میں سات شاخوں والا ایک شمع دان جلتا تھا۔ حضرت موسیٰ جب اس خیمے میں جاتے تو خداوند یہواہ Jehovah آب و بادل کے ایک ستون کی صورت میں ڈھانپ لیتا اور آپ سے ہم کلام ہوتا تھا۔

حضرت موسیٰ کے بعد ساول یا طالوت بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے۔ گیارھویں صدی ق م میں حضرت داؤد بادشاہ بنے اور آپ کی وفات کے بعد ۹۶۵ ق م میں حضرت سلیمان نے اسرائیل کی بادشاہت سنبھالی۔ آپ نے ۹۶۰ ق م میں ہیکل کی تعمیر مکمل کی۔ اس ہیکل کی تعمیر میں علاقہ ثور (لبنان) کے حکمران نے مدد دی۔

ہیکل کا معمار اعظم ایک یہودی ماں کا بیٹا حیرام ابیف تھا۔ اس نے ابھی ہیکل کی تعمیر مکمل نہ کی تھی اور تھوڑا سا کام باقی تھا کہ علاقہ ثور کے تین معماروں نے ہیکل کی تعمیر یا میسنری کے خفیہ راز معلوم کرنے کے لیے اسے بہت زیادہ مجبور کیا لیکن اس نے یہ راز بتانے سے انکار کر دیا جس پر اسے قتل کر دیا گیا۔ ان معماروں نے اس کی لاش ایک خفیہ جگہ پر دفن کر دی۔ حضرت سلیمانؑ نے ان کی لاش کو برآمد کرایا اور ان معماروں کے قتل کا حکم دیا۔ فری میسنری کا تیسرا درجہ ماسٹر میسن اس قصے سے منسوب ہے۔

حضرت سلیمان کے بعد اسرائیل کی شمالی سلطنت دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک یہودہ کی سلطنت تھی جس کا دارالحکومت یروشلم تھا جہاں ہیکل واقع تھا، دوسری اسرائیل کی جنوبی سلطنت تھی جس کا دارالحکومت سامریہ تھا۔ ۷۲۱ ق م میں اسوریہ کے شاہ سارگن دوم نے اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ اس واقعہ کے ۱۳۵ سال بعد ۵۸۶ ق م میں بابل (موجودہ عراق) کے بادشاہ بخت نصر نے یہود کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ یہ ہیکل کی پہلی بڑی تباہی تھی۔ اس کا ذکر قرآن حکیم میں بھی ہے۔

پچاس سال تک یہودی ہیکل کے بغیر ایک خیمہ لگا کر عبادت کرتے رہے۔ اس عرصے میں ان کی ہدایت کے لیے جرمیاہ، حزقیل، حجی، زکریا، عزرا اور نحمیاہ نبی آئے جو ان کو نجات کی نوید سناتے رہے۔ ۵۳۸ ق م میں ایران کے شاہ سائرس نے یہودہ کے آخری بادشاہ کے پوتے زربابل کو یہودہ کا حکمران (گورنر) مقرر کیا اس نے سردار یشوع بن یہوصدق کی نگرانی میں ہیکل کی دوبارہ تعمیر کا آغاز کیا۔ فری میسنری کے کئی درجے اور سلسلے اس واقع

ے سے متعلق ہیں۔فری میسنری سلسلہ رائل آرک آف یروشلم اسی پر مبنی ہے۔[11]

چار سو سال تک یہودی ایرانیوں اور یونانیوں کے زیر اثر رہے۔بعد میں رومی ان کے حکمران بن گئے۔۶۳ق م میں خدا نے حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمایا۔یہودیوں نے آپ کی نبوت اور مسیحیت کا انکار کیا لیکن دینِ مسیح تیزی سے پھیلنے لگا۔اسی وجہ سے رومی سلطنت عیسائی ہو گئی۔۷۰ عیسوی میں حالات ساز گار پا کر یہودیوں نے رومیوں کے خلاف بغاوت کی تو رومیوں نے نہ صرف اس بغاوت کو کچل دیا بلکہ ہیکل سلیمانی کو ایک بار پھر تباہ کر دیا۔یہ ہیکل کی دوسری تباہی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

۱۳۶ عیسوی میں اس تباہ شدہ ہیکل پر عیسائیوں نے جوپیٹر کا مندر بنایا۔۲۳۶ عیسوی میں انہوں نے یہاں ایک اور معبد کلیسائے نشور تعمیر کر دیا۔۶۴۱ء میں ایران کے شاہ خسرو ثانی نے یروشلم (بیت المقدس) کو فتح کر کے تمام کلیسا تباہ کر دیے۔۱۴ سال بعد عیسائی فرمانروا ہرقل نے اس کا بدلہ لینے کے لیے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا۔چھٹی صدی عیسوی میں اسلام کی آمد کے بعد سن دو ہجری تک بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول رہا۔رجب دو ہجری میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔۶۳۷ء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کر لیا۔آپ t نے قدیم ہیکل کی جگہ پر موجود ایک چٹان (صخرہ) کے ارد گرد صفائی کی اور حرم کی حدود بحال کیں۔اسے مسجد اقصیٰ کہا جانے لگا۔موجودہ مسجد اقصیٰ عبد الملک بن مروان نے ۶۸۱ء تا ۶۹۹ء میں تعمیر کرائی تھی۔

جیوش انسائیکلوپیڈیا کا اعتراف:

اس پس منظر کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ فری میسنری کی جڑیں کہاں تک پیوست ہیں۔اعلیٰ درجے کے فری میسن اس بات کے معترف ہیں کہ فری میسنری بنیادی طور پر ایک یہودی ادارہ ہے۔اس کے متعلق جیوش انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار بڑی دلچسپ بحث کرتا ہے۔وہ فری میسنری کے یہودی شخص اور اس کے خفیہ سوسائٹی ہونے کو تسلیم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے تمام ابتدائی درجوں نوآموز، ساتھی معمار اور ماسٹر میسن کی رسومات کا تعلق ہیکل سلیمانی سے ہے۔یہ تعلق اتنا گہرا ہے کہ مشہور امریکی فری میسن جی اولیور G Oliver کو یہ کہنا پڑا کہ حضرت موسیٰ فری میسنوں کے گرینڈ ماسٹر تھے۔مقالہ نگار رقم طراز ہے کہ ابتدائی میسنری میں حضرت سلیمان ہیکل اور اس کے ابتدائی معمار حیرام ابیف کا کوئی ذکر نہیں تھا لیکن بعد میں اس کو میسنری کی روح

رواں بنا دیا گیا۔ میسنری کی تکنیکی زبان اس کی علامات، رسومات اور درجات سراسر یہودی خیالات اور مذہبی اصطلاحات پر مبنی ہیں۔ مقالہ نگار نے یہودیت کی کئی مذہبی اصطلاحات نقل کی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ فری میسنری یہودیت کا چربہ ہے۔ان باتوں کو درج کرنے کے بعد مقالہ نگار خیال ظاہر کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ تمام یہودی ذخیرہ فری میسنوں نے عہد نامہ قدیم کی تفاسیر سے اخذ کیا ہو۔

جیوش انسائیکلوپیڈیا مشہور امریکن فری میسن سلسلے قدیم اور قابل قبول سکاٹش رائٹ Ancient and Acceptable Scottish Rite میں یہودی عناصر کی موجودگی کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ مقالہ نگار کہتا ہے کہ اس سلسلے کی تمام اہم دستاویزات عبرانی زبان میں مرتب کی جاتی ہیں اور قدیم یہودی سن و سال استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکاٹش سلسلہ کا نہایت قیمتی ریکارڈ قدیم سمیری طرز کے عبرانی حروف تہجی کی صورت میں محفوظ کیا جاتا ہے۔[12]

مقالہ نگار اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ قدیم یہودی پر اسرار علوم اور باطنیت یعنی قبالہ ازم فری میسنری کی بنیادیں قبالہ میسنری میں داخل کرنے والا ایک ماسونی روایات کا دلدادہ منحرف جرمن یہودی کاگ لی استرو Cagliostro تھا۔ اس نے 1782ء میں پیرس میں مصری سلسلے Egyptian Rite کی بنیاد ڈالی۔ مصری سلسلے کو بعد میں ایک اور یہودی فری میسن سلسلے میں ڈھالا گیا۔ یہ سلسلہ 1815ء میں پیرس میں بہت مقبول ہوا اور رائٹ آف مزارایئم Rite of Mizraim کہلایا۔ مشہور فری میسن ریگون Ragon اس سلسلے کو حقیقی یہودی فری میسنری کا نام دیتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ نہایت اہم یہودی سلسلہ تھا۔اس کے 97 درجے تھے۔ بعد میں اس کے کئی ذیلی سلسلے قائم کیے گئے اور اس کو مصدقہ میسنری کا درجہ دیا گیا۔ فرانسیسی گرینڈ اورینٹ نے اسے باضابطہ میسنری سلسلے کے طور پر تسلیم کیا۔

یہودی مقالہ نگار سلسلہ کاہن Cohen کا بھی ذکر کرتا ہے جو پرتگال کے ایک یہودی پاشالس Paschalis Marinez نے 1762ء میں فرانس میں شروع کیا۔اس میں سردار کاہن کے درجات دیے جاتے تھے۔ یاد رہے توریت میں حضرت ہارونؑ کے سردار کاہن بننے کا ذکر ہے۔ کاہن ہیکل میں قربانیاں دیتے اور مذہبی رسوم بجالاتے تھے۔

جیوش انسائیکلوپیڈیا کا یہودی مقالہ نگار امریکہ میں فری میسنری کے سکاٹش سلسلے کی ترقی کو زیر بحث لایا ہے۔ اس

نے تسلیم کیا ہے کہ اس سلسلے کو امریکہ کی جنگ آزادی کے 14 سال قبل 1762ء میں اسٹیفن مورن Stephen Moren نے ساؤتھ کیرولینا(امریکہ) میں متعارف کرایا لیکن وہ مورن کے یہودی ہونے پر شبہ کا اظہار کرتا ہے حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ وہ یہودی تھا۔ تمام اہم فری میسن دستاویزات اور امریکہ کی میسنری کی نہایت مستند تاریخ میں اسے یہودی بھائی اور عبرانی بھائی وغیرہ ناموں سے پکارا گیا ہے۔[13] مورن نے امریکہ آکر کئی یہودیوں کو اعلیٰ فری میسن عہدے یعنی سکاٹش سلسلے کے 25 درجے دیے اور نیویارک، رہوڈز آئی لینڈ وغیرہ علاقوں میں جہاں یہودی آباد تھے، سکاٹش سلسلہ کی لاجیں کھلوائیں۔

یہودی مقالہ نگار فرانس میں 1860ء میں قائم ہونے والے ادارے اسرائیلی اتحاد Alliance Universelle Israeilte کا بھی ذکر کرتا ہے جس کا مقصد عالمی سطح پر یہودیوں کے حقوق کا تحفظ کرنا تھا۔ اس ادارے کا سربراہ ادولف کریمو تھا جو 1866ء سے لے کر 1880ء تک سکاٹش سلسلہ فری میسنری کا خود مختار گرینڈ کونسلر Sovereign Grand Councliillor رہا جو اس سلسلہ کا اعلیٰ ترین درجہ تھا۔ اس نے فرانسیسی فری میسنری کی ترقی کے لیے بہت کام کیا۔ تحریک صیہونیت (1897ء کے آغاز) سے قبل اسرائیلی اتحاد نے یہودی مفادات کے تحفظ کے لیے نہایت سرگرم ہو کر کام کیا۔

جیوش انسائیکلوپیڈیا کے مقالے اور میسنری کے موضوع پر مرتب شدہ دیگر اہم دستاویزات اس حقیقت کو آشکاری کرتے ہیں کہ فری میسنری خالصتاً یہودی ادارہ ہے۔ اس کی ترقی و فروغ میں یہودیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے ایک فعال تنظیم میں ڈھالا تاکہ یورپی معاشرے پر اپنی معاشی، سیاسی اور سماجی گرفت مضبوط کی جا سکے او ر قوم پرستانہ تحریکوں کو منظم کیا جا سکے۔

اس سلسلے میں ہم پی کاسلز کی کتاب "فری میسنری کے حقیقی راز 1717 سے قبل" کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کتاب میں نہایت جامع انداز میں فری میسنری کے تمام ڈھانچے اور اس کی رسومات و افکار کو یہودی قبالہ کا عکس ثابت کیا گیا ہے اور واضح انداز میں ان حقائق کو پیش کیا گیا ہے۔[14]

فری میسنری سلسلے Masonic Rties:

1717ء میں انگلستان سے جس فری میسنری نے جنم لیا اس میں وقت کے ساتھ ساتھ کئی تبدیلیاں کی گئیں۔ بنیادی طور پر فری میسنری کا ڈھانچہ اس کی رازداری اور اس کی نوعیت تو ایک ہی رہی لیکن اس میں نئے نئے سلسلے،

رسومات، تقاریب، اور واقعاتی ڈرامے داخل کر کے اسے زیادہ دلچسپ اور اثر انگیز بنایا گیا۔ زیادہ زور اس بات پر صرف کیا گیا کہ نئے سلسلوں میں یہودی تاریخ اور یہودی باطنیت کے زیادہ سے زیادہ اثرات داخل کیے جائیں۔ ان سلسلوں میں نئے نئے عہدے، تمغے، ڈگریاں اور لباس متعارف کرائے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو میسنری کا گرویدہ بنایا جاسکے۔

ان نئے سلسلوں کے لیے لازمی تھا کہ وہ فرانسیسی برطانوی اور امریکی یا کسی دوسرے یورپی ملک کی مرکزی لاج (گرینڈ لاج) سے نئے سلسلے کے باضابطہ قیام کی منظوری لیں۔ اگر یہ منظوری نہ لی جائے اور کوئی شخص اپنے طور پر میسنری کا کوئی نیا سلسلہ قائم کرنے کی جسارت کرے تو اس کے خلاف گرینڈ لاج کارروائی کرتی تھی اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے ختم کروا دیتی تھی۔ اس طرح ایسے سلسلے یا تو خود ختم ہو جاتے یا دوسرے سلسلوں میں مدغم ہو جاتے۔ 1750ء سے لے کر پہلی جنگ عظیم کے آغاز 1914ء تک کئی ماسونی سلسلے قائم ہوئے جو رفتہ رفتہ دوسرے سلسلوں میں شامل ہوتے چلے گئے جو اب دو بڑے سلسلوں پر مشتمل ہیں یعنی یارک اور سکاٹش رائٹ۔ فری میسنری سلسلوں کو بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہیکل سلیمانی کے سرداروں Knight Templars کا ذکر کر دیں کیونکہ بعض لوگ فری میسنری کا سلسلہ اس تنظیم سے جوڑتے ہیں۔

نائٹ ٹمپلرز Knight Templars:

1118ء میں یروشلم کے بعض جوشیلے عیسائیوں نے ایک تنظیم بنائی جو نیم فوجی نوعیت کی تھی۔ اس کا یہ مقصد بتایا گیا کہ یورپ سے آنے والے عیسائی زائرین کو زیارت کی سہولیات مہیا کی جائیں۔ انہوں نے ابتداء میں اپنا نام "مسیح کے غریب سپاہی" Poor Felows of Jesus Christ رکھا۔ اس تنظیم میں تین درجے تھے۔ پہلا درجہ اعلیٰ نسب کے سرداروں کا تھا جو سفید پوشاک Tunic پہنتے تھے اور اس پر سرخ صلیب کا نشان لگاتے تھے۔ دوسرا درجہ درمیانے درجے کے سرداروں کا تھا جو سارجنٹ کہلاتے تھے۔ یہ لوگ کالی پوشاک پہنتے تھے اور اس پر سرخ صلیب لگاتے تھے۔ تیسرا درجہ مسیحی رہنماؤں کا تھا جو مذہبی رسوم بجالاتے تھے۔[15]

1119ء میں شاہ بالڈون دوم نے مسیحی سرداروں کو موریہ پہاڑی پر ایک عمارت بنا کر دی جس کا نام ہیکل سلیمانی Temple of Solomon رکھا۔ اس ہیکل کے اعلیٰ عہدیداروں کو ہیکل سلیمانی کے سردار Knights of Solomon Temple کا نام دیا گیا جو بعد میں نائٹس ٹمپلرز کہلائے اور یہ تحریک

ٹمپلرازم کے نام سے مشہور ہوئی۔

ٹیمپلرز نے صلیبی جنگوں کے دوران یورپ کے عیسائی حکمرانوں سے گہرے روابط پیدا کیے اور اسلامی حکومتوں کو تباہ کرنے کے لیے کئی سازشیں کیں۔ زائرین اور یورپی رؤسا سے بھاری رقوم حاصل کیں اور نہایت گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا۔ ان سرداروں نے عملاً عیسائیت کو ترک کر رکھا تھا بلکہ عیسائیت اور حضرت عیسیٰؑ کا مذاق اُڑاتے تھے۔ بعض سرداروں نے شیطان کی پوجا کی رسم ڈالی۔ یہ لوگ نہایت عیاش خود پرست اور بدکردار تھے یروشلم کے محافظ ہونے کی آڑ میں خفیہ سازشیں کرتے تھے۔

تھوڑے عرصے میں ہی ان کی ناپاک حرکتوں کے فسانے یورپ میں مشہور ہوگئے۔ جب ان کے مسیحیت دشمن طاقتوں خصوصاً یہودیوں سے خفیہ ساز باز کے واقعات مشہور ہونے لگے تو فرانس کے بادشاہ فلپ چہارم نے پوپ کلمینٹ سے مشورہ کرنے کے بعد ان کے خلاف سخت کارروائی کا آغاز کر دیا۔

ہیکل کے ان سرداروں نے اپنی پوزیشن کو بچانے کے لیے ایک نئے سلسلے کے قیام کا اعلان کر دیا۔ اس کا نام سینٹ جان کے سردار Hospitallars of saint John of Jerusalem رکھا۔ یوحنا بتسمہ دینے والے کے نام سے قائم ہونے والے اس نئے سلسلے کے باوجود عیسائی حکمرانوں کے خدشات میں کمی واقع نہ ہوئی اور انہوں نے تمام سرداروں کو یروشلم سے نکل جانے کا حکم دیا۔

یروشلم سے نکل کر یہ سردار/ ہوڈز آئی لینڈ چلے گئے۔ 1309ء میں انہوں نے اپنا نام رہوڈز کے سردار Knights of Rhodes رکھ لیا۔ انہوں نے یورپی حکمرانوں کو اپنی فوجی خدمات پیش کیں اور پوپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وفود بھیجے۔ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف کھل کر ہرزہ سرائی اور سازشیں کیں۔ یاد رہے کہ صلیبی جنگوں کے دوران ایک یہودی ابوالافہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور پوپ کو یروشلم پر قبضہ کرنے کے لیے یہودیوں کی خدمات پیش کیں جو انہوں نے قبول نہ کیں۔

ہیکل کے سرداروں کا ایک رہنما گرینڈ ماسٹر مولے Molay De Jacques تھا۔ یہ شخص نہایت عیاش، سازشی اور بے دین تھا۔ اس کی سازشوں سے تنگ آکر پوپ نے اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر سخت تشدد کیا گیا اور 1314ء میں اس کو زندہ جلا دیا گیا کیونکہ اس نے حضرت عیسیٰؑ کی شان میں بہت گستاخیاں کی تھیں۔ فری میسن اس مولے کو نہایت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ امریکہ میں مولے کے نام پر بچوں کا ایک فری

میسن سلسلہ قائم ہے۔اس کی پوپ دشمنی اور عیسائیت دشمنی کی وجہ سے یہودی اس کے بڑے مداح ہیں۔

ہیکل سلیمانی کے سردار دو سو سال تک جزائر رہوڈز میں رہے۔انہوں نے اسلامی حکومتوں کو تباہ کرنے کی کئی سیاسی سازشیں کیں۔اسلام کے خلاف گھناؤنا پراپیگنڈا کیا اور یورپی فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف لڑے۔آخر کار سولہویں صدی میں ترکوں نے ان کو رہوڈز آئی لینڈ سے نکالا۔

یہاں سے نکل کر ہیکل کے یہ سردار جزیرہ مالٹا چلے گئے اور نائٹس آف مالٹا Knights of Malta کہلائے۔ شاہ چارلس پنجم نے ان کو مالٹا میں ایک عالی شان محل بنا کر دیا اور بہت ساز و سامان دیا تاکہ ضرورت کے وقت انہیں ترکوں کے خلاف لڑایا جاسکے۔1565ء میں ترک حکمران سلیمان دوم نے مالٹا پر حملہ کرکے ان کا صفایا کر دیا۔

ہیکل سلیمانی کے ان سرداروں کا سلسلہ 1565ء کے بعد ختم ہو گیا اور صرف ان کی یادیں باقی رہ گئیں۔ 1717ء میں جب انگلستان میں فری میسنری کا آغاز ہوا اور رفتہ رفتہ اس شجر خبیثہ کی جڑیں یورپ میں پھیلیں۔اس وقت بعض فری میسنری نے عیسائیوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لیے یہ دعویٰ کیا کہ فری میسنری نائٹس ٹمپلر سلسلہ کا ہی احیاء ہے اور ٹمپلرز کا یہ سلسلہ اب تک خفیہ طور پر چلا آرہا ہے۔

ٹمپلرازم کو اہمیت دینے کے لیے فری میسنری کے یارک سلسلے میں اس کی اعلیٰ ڈگریاں مقرر کی گئیں۔یاد رہے کہ اصلی اور حقیقی فری میسنری جو یہودیوں اور صیہونیوں کی سرپرستی میں آج کل دنیا میں قائم ہے، ٹمپلرازم کے سلسلے کو فری میسنری کا حصہ نہیں سمجھتی، اسے عیسائی میسنری کا نام دیتی ہے۔فری میسن اور یہودی اکابر ٹمپلرازم کو محض اس لیے اہمیت دیتے ہیں کہ ان کے بعض سردار حضرت مسیح اور عیسائیت کے سخت مخالف تھے۔آج تک کوئی یہودی ٹمپلر سلسلہ میں داخل نہیں ہوا۔

موجودہ دور کی فری میسنری کا کسی بھی قدیم سلسلے یا خفیہ سوسائٹی سے براہ راست کوئی تعلق نہیں، اس کا اپنا ایک مخصوص ارتقاء ہے۔دنیا میں بے شمار خفیہ سوسائٹیاں بنیں اور مٹیں جن میں عباسی خلافت کے خلاف اسماعیلی تحریک، مشرق کی حسن بن صباح کی تحریک باطنیت، اخوان الصفا وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔مغرب کی المناٹی Illuminati روز کرائس Rose Croix جیسی تنظیمیں اپنی خفیہ سرگرمیوں کے باعث زبردست بحث کا موضوع بنی رہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی تحریک براہ راست فری میسنری کی پیش رو نہیں کہلا سکتی۔

سطور ذیل میں مشہور فری میسن سلسلوں کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

الف: یارک سلسلہ فری میسنری York Masonry:

1717ء میں انگلستان میں گرینڈ لاج کے قیام اور 1813ء میں قدیم اور جدید فری میسنری کے اتحاد کے بعد نیا میں کئی فری میسن سلسلے قائم ہوئے جو سو سے کم نہیں اور ان کے تحت فری میسنوں کو دی جانے والی ڈگریو کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ سلسلے وقت کے ساتھ ابھرے اور ڈوب گئے۔ بعض سلسلے دوسرے سلسلوں میں مدغم ہو گئے۔ بعض کو اس ملک کی گرینڈ لاج نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جو ان سلسلوں کو تسلیم کرنے والا بااختیار ادارہ تھا۔ اس طرح ہوتے ہوتے اس وقت وہ بڑے فری میسن سلسلے باقی رہ گئے ہیں جو فری میسنری کے فلسفہ و فکر اور اس کی بنیادی حقیقتوں کے ترجمان ہیں۔ ایک کا نام جیسا کہ ہم گزشتہ سطور میں ذکر کر آئے ہیں، یارک رائٹ ہے اور دوسرا قدیم اور قابل قبول سکاٹش رائٹ کہلاتا ہے۔ دنیا کی تمام گرینڈ لاجیں ان کو تسلیم کرتی ہیں اور ان کی سرپرست اعلیٰ ہیں۔

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ایک نئے فری میسن کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے تین درجے حاصل کرے۔ ان تین بنیادی درجوں کو انگلش رائٹ، کرافٹ رائٹ یا امریکن یارک رائٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ ایک شخص پہلے نوآموز کا درجہ پاکر فری میسن بنتا ہے پھر فیلو کرافٹ یا ساتھی معمار کہلاتا ہے اور آخر میں ماسٹر میسن کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ ان تین درجوں کو بلیو میسنری Blue Masonry کہا جاتا ہے اور یہ درجے جس لاج سے حاصل کیے جاتے ہیں اسے بلیو لاج کہتے ہیں۔ یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ درجے دیتے وقت فری میسن لاج میں نیلے رنگ کے تمغے دیے جاتے ہیں اور ماسونی رسومات میں نیلے رنگ کے پردے لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ تمام تقریب میں نیلا رنگ غالب رہتا ہے اس لیے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔

یارک یا امریکی فری میسن رائٹ تین ذیلی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ ان کے نام (الف) رائل آرک سلسلہ (ب) خفیہ میسنری سلسلہ اور (ج) ٹمپلر میسنری ہیں۔ ان تینوں کو ملا کر یارک رائٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ یارک سلسلہ چوتھے درجے سے شروع ہو کر تیرھویں درجے تک جاتا ہے۔ بلیو لاج سے پہلی تین ڈگریاں لینے کے بعد ماسٹر میسن یارک سلسلہ کی چوتھی پانچویں اور چھٹی ڈگری لے سکتا ہے۔ یہ رائل میسنری کے تین درجے کہلاتے ہیں۔ یہ ڈگریاں دینا فری میسنری کی مجاز قیادت کا کام ہے۔ رائل آرک کی ان ڈگریوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

رائل آرک میسنری کی ڈگریاں Degrees of Royal Ark Masonry:

یارک میسنری کے اس ذیلی سلسلے کا اصل نام رائل آرک آف یروشلم ہے۔اسے اسرائیل کی مخصوص ڈگریاں عطا کرنے کی مجاز ہے۔یہ تین ڈگریاں مندرجہ ذیل ہیں:

(1): مارک ماسٹر (4) Mark Master

(2): پاسٹ ماسٹر (5) Past Master

(3): موسٹ ایکسی لینٹ ماسٹر (6) Most Excellent Master

میسنری کا رائل آرک سلسلہ 1792ء میں امریکہ میں اسمتھ ویب Webb Smith نے قائم کیا۔اس کا تعلق اسرائیل کی تاریخ کے اس دور (539ق م) سے ہے جب شاہ ایران نے یہودیوں کو بابل سے واپس یروشلم جانے کی اجازت دی تاکہ وہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر نو کر سکیں۔یہ تعمیر زربابل، گورنر یہودہ اور یہودیوں کی مذہبی عدالت سندھرین Sandhrin کی نگرانی میں شروع ہوئی،اس لیے یہ سلسلہ اعلیٰ شاہی قیادت کا حامل قرار دیا جاتا ہے۔

رائل آرک کی یہ تین ڈگریاں یعنی ڈگری نمبر چار پانچ اور چھ، رائل آرک چیپٹر Royal Ark Chapter دیتا ہے جو فری میسنری کا مجاز ادارہ ہے۔ہم آپ کے علم میں لا چکے ہیں کہ پہلی تین ڈگریاں فری میسن بلیو لاج نے دی تھیں۔موجودہ تین ڈگریاں دینے والا مقامی ادارہ چیپٹر کہلاتا ہے جو گرینڈ چیپٹر کی منظوری حاصل کرنے کے بعد انہیں عطا کر سکتا ہے۔رائل آرک کا نشان احکامات عشرہ Decalogue ہیں۔ان کے بقول یہ وہ دس احکامات ہیں جو خدا نے حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور پر عطا کیے تھے۔

ب: رازدارانہ یا خفیہ میسنری Masonry Cryptic:

رائل آرک میسنری کے تین درجے یعنی چار پانچ اور چھ حاصل کرنے کے بعد ایک فری میسن رائل میسن Royal Mason بن جاتا ہے جو ساتواں درجہ ہے۔اس کے بعد اس کے سامنے دو راستے کھلے ہوتے ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ وہ آگے کی تین ڈگریاں آٹھ نو اور دس لے یا وہ براہِ راست ٹمپلر میسنری میں چلا جائے۔ہم پہلے ان درجوں کا ذکر کرتے ہیں جو خفیہ میسنری کے درجے کہلاتے ہیں۔

1: رائل ماسٹر (8) **Royal Master**

2:سلیکٹ ماسٹر (9) Select Master

3:سپر ایکسی لینٹ ماسٹر (10) Super Excellent Master

خفیہ میسنری کا سلسلہ 1880ء میں رائج ہوا۔اس کا تعلق ہیکل سلیمانی کے ایک خفیہ راز سے ہے۔وہ راز یہ تھا کہ اسرائیلی اکابر نے ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے دوران ایک دیوار کی خفیہ جگہوں میں اسرائیلی تبرکات، موسوی الواح، من وسلوا کے برتن، ہارونؑ کا عصا وغیرہ چھپا رکھے تھے۔تالمود کی روایات کے مطابق بابل کے شاہ بخت نصر نے 586ق م میں ہیکل کو مسمار کر دیا لیکن 50 سال بعد ایرانی شاہ نے بابلی حکومت کو تباہ کر کے جب یہودیوں کو ہیکل کی تعمیر نو کی اجازت دی تو انہوں نے پرانی بنیادوں پر ہیکل کی تعمیر کا آغاز کیا۔اس تعمیر کے وقت ان کو وہ خفیہ جگہ معلوم ہو گئی جہاں یہودی تبرکات پوشیدہ تھے۔انہوں نے یہ تبرکات آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کر لیے۔

خفیہ میسنری کے تین درجے اسرائیلی تاریخ کے اس اہم واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اور یہ تبرکات ملنے کی خوشی منائی جاتی ہے۔ان درجوں کو فری میسنوں کی ایک اعلیٰ منتخب نسل عطا کرنے کی مجاز ہے۔اسے کونسل آف سلیکٹ ماسٹرز Council of Select Masters کہا جاتا ہے۔[16]

ج: ٹمپلر میسنری Templarism:

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ ایک رائل آرک میسن یا تو منتخب کونسل سے خفیہ میسنری کے تین درجے آٹھ نو اور دس حاصل کر سکتا ہے یا وہ براہ راست ٹمپلر میسنری میں داخل ہو سکتا ہے اور وہاں گیارھواں بارھواں اور تیرھواں درجہ پا سکتا ہے۔ٹمپلر میسنری میں زیادہ تر یہودیت نواز عیسائی دلچسپی لیتے ہیں، کوئی یہودی ٹمپلر بننا پسند نہیں کرتا۔وہ خفیہ میسنری کا دسواں درجہ لے کر دوسرے سلسلوں میں جانے کی ترجیح دیتا ہے۔یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ آزاد خیال، لادین اور پروٹسٹنٹ فرقے کے عیسائی افراد ٹمپلر میسنری میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

کیتھولک عیسائیوں کو پوپ نے فری میسن بننے سے منع کر رکھا ہے کیونکہ یہ عیسائیت مخالف یہودی تنظیم ہے تاہم ان کے فرمان کی کوئی عملی حیثیت نہیں رہی اور کئی آزاد خیال کیتھولک اور کلیسائی رہنما اعلیٰ فری میسن ہیں۔

ٹمپلر میسنری کا دوسرا نام شجاعت مندانہ میسنری سلسلہ Chivalric Masonry ہے۔ٹمپلر میسنری کے تینوں درجوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1:آرڈر آف ریڈ کراس (11) Order of Red Cross

2:آرڈرآف نائٹ آف مالٹا(12) Order of Knight of Malta

3:نائٹ ٹمپلر(13) Knight Templer

یہ درجے یارک رائٹ کی اعلیٰ قیادت پر مشتمل ایک جماعت عطا کرتی ہے جسے کمانڈری Commandry کہا جاتا ہے۔ کمانڈریوں کو ملا کر گرینڈ ان کیمپ منٹ Grand Encampment بنتی ہے جو کمانڈری درجے عطا کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔[17]

اس سلسلہ کا تعلق یروشلم کی حفاظت اور اس کے لیے قربانی سے ہے۔ اس میں مختلف تقاریب اور رسومات کے ذریعے یہ بتایا جاتا ہے کہ عیسائیوں نے یروشلم کی حفاظت کے لیے کس طرح اپنی جانیں فدا کیں اور صلیبی جنگوں کے دوران مسلمانوں کو شکستیں دیں۔ ان میں اسلام دشمنی کے پہلو کو نمایاں کیا جاتا ہے۔

1099ء میں صلیبی طاقتوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا لیکن 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے آزاد کرا لیا۔ 1229ء میں عیسائیوں کا دوبارہ اس پر قبضہ ہو گیا۔ 1293ء میں مسلمانوں نے ایک بار پھر اسے آزاد کرا لیا اور پھر اس کے بعد یہ مقدس سرزمین 624ء سال مسلمانوں کے پاس رہی اور 1917ء میں فلسطین خلافت عثمانی کا حصہ تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکوں کو شکست کے بعد انگریزوں نے فلسطین پر تسلط جما لیا اور نومبر 1917ء میں یہودی وطن بنانے کا رسوائے زمانہ فی الفور اعلامیہ جاری کیا۔

سقوط شام اور یہودیوں کے نام نہاد قومی وطن کے قیام کے موقع پر فری میسنری اور یہودیوں نے بڑی خوشیاں بنائیں۔ 1948ء میں اسرائیل کی صیہونی ریاست کے قیام کے باوجود بیت المقدس مسلمانوں کے پاس رہا لیکن جو ن 1967ء کی اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں اب وہاں صیہونی یہود قابض ہیں جو مسجد اقصیٰ کو گرا کر تیسرے ہیکل سلیمانی کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں جو فری میسنری کا مقصود و مدعا ہے اور جس کی علامتی انداز سے تعمیر تین سو سال سے کی جا رہی ہے۔

(ii):قدیم قابل قبول سکاٹش رائٹ Ancient and Accpeted Scottish Rite:

یارک سلسلے کے بعد یہ فری میسنری کا نہایت مقبول سلسلہ ہے جسے یہودیوں نے قائم کیا اور امریکہ میں پروان چڑھایا۔ 1737ء میں ایک یہودی کیوالیر ریمزے Chevalier Remsay نے اس سلسلہ کی فرانس میں بنیاد رکھی۔ انگلینڈ سکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ میں اس سلسلے کو روز کرائیکس Rose Croix کا نام دیا جاتا ہے۔

اسے فرانسیسی امریکی سلسلہ بھی کہتے ہیں۔

ابتداء میں اس کے 25 درجے تھے۔ فرانس سے ایک یہودی فری میسن اسٹیفن مورن نے 1762ء میں اسے امریکہ میں رائج کیا۔ وہاں اس سلسلے کو بے پناہ فروغ ملا۔ کئی امریکی یہودیوں کو مورن نے پچیسواں درجہ دے کر امریکہ کے طول و عرض میں نئی لاجیں کھلوائیں۔ بعد میں ابتدائی پچیس درجوں میں آٹھ نئے درجے شامل کیے گئے۔ اس طرح اس کے 33 درجے مقرر ہوئے۔ مورن نے 1801ء میں ان درجوں کو چارلسٹن امریکہ میں متعارف کرایا۔[18]

امریکہ کی سکاٹش سلسلے کی سپریم کونسل دنیا کی تمام سکاٹش میسنزی کی نگران ہے۔ امریکہ کے شمالی علاقوں کی سپریم کونسل 1813ء میں قائم کی گئی جس کا صدر دفتر میسی چیوٹس اسٹیٹ میں ہے، جنوبی علاقوں کی کونسل کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔

سکاٹش نام کو اب ترک کر دیا گیا ہے۔ اب اس سلسلے کو قدیم اور قابل قبول سلسلہ کہا جاتا ہے۔ سکاٹش نام ایک غلطی کی وجہ سے مشہور ہو گیا تھا۔ فرانس میں اس سلسلے سے تعلق رکھنے والے میسن کیکر کی شاخ کو ماسونی رسومات ادا کرتے وقت استعمال کرتے تھے۔ کیکر یہودیوں کا متبرک درخت ہے۔ کیکر کو فرانسیسی میں Acasoes کہتے ہیں جو بگڑ کر Ecossais بن گیا جس کا مطلب سکاٹش ہے۔

سکاٹش سلسلہ کے 33 درجوں کو عطا کرنے والے مجاز فری میسن ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

1: پہلے درجے سے تیسرے درجے تک سکاٹش لاج Scottish Lodge دیتی ہے۔

2: چوتھے سے چودھویں درجے تک تکمیلی لاج Ledge of Perfection دیتی ہے۔

3: پندرہ سے اٹھارہ تک میسنزی کی اعلیٰ قیادت Chapter of Rose Croix دیتا ہے۔

4: انیسویں سے تیسویں درجہ تک متبرک اور عظیم اسرائیل کے اکابر کی کونسل Council of Kadosh عطا کرتی ہے۔

5: اکتیسویں سے تینتیسویں درجہ تک مذہبی اکابر کی سینیٹ Consistory دیتی ہے۔

سکاٹش سلسلے کی امریکہ کی جنوبی کونسل دنیا کی مادر سپریم کونسل کہلاتی ہے۔ یہ 32 درجے عطا کرتی ہے جبکہ شمالی کونسل انسپکٹر جنرل کا تینتیسواں درجہ بھی دیتی ہے۔ شمالی اور جنوبی کونسل کے عطا کردہ درجوں میں ناموں کا

معمولی سا فرق ہے البتہ بنیادی خیال اور درجے ایک سے ہیں۔

فری میسن عہدیداران Masonic Title Holders:

فری میسن سلسلوں کے تعارف کے ضمن میں ہم ان کے بعض عہدیداروں کا مختصر سا تعارف کرادیں تو مناسب ہوگا۔

رائل آرک میسنری کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہیں جو ایک ماسونی لاج میں رسومات کی ادائیگی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

1: ورشپ فل ماسٹر Worshipful Master قابل تکریم ماسٹر

2: سینیئر وارڈن Senior Warden نگران اعلیٰ

3: جونیئر وارڈن Junior Warden نگران ثانی

رائل میسنری کے تحت قائم ہونے والے ذیلی ادارے یا شاخ یعنی رائل آرک چیپٹر Chapter کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہوتے ہیں:

1: سردار کاہن High Priest میسنری کی رسومات ادا کرنے والا کاہن۔

2: سینئر گرینڈ وارڈن Senior Grand Warden منتظم اعلیٰ یا اسرائیل کا بادشاہ۔

3: شاہی محرر Scribe قدیم یہودی دستاویزات کو تحریر کرنے اور ان کی حفاظت کرنے والے شاہی محرر کہلاتے تھے۔ ان کو اعلیٰ Excellent کا خطاب دیا جاتا ہے۔

4: میزبان Host of the captain

5: بڑا اسرائیلی مسافر Principal Sojoumer نئے ہیکل کی تعمیر کے لیے بابل سے یروشلم آنے والے تین ممتاز معماروں کو تین مسافر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے سب سے پہلا معمار بڑا مسافر کہلاتا ہے۔

6: رائل آرک کیپٹن Royal Ark Captain شاہی سلسلے کا محافظ

7: گرینڈ ماسٹر یا اسرائیلیوں کے خیمہ عبادت کے تیسرے پردے کا محافظ Grand Master of Third Veil۔

8: اسرائیلی خیمے کے پہلے اور دوسرے پردے کا محافظ Grand Master of First and Second Veils

9: نہایت قابل عزت ماسٹر Most Excellent Master یعنی زربابل نبی جن کی سربراہی میں ہیکل کی تعمیر نو ہوئی۔

رائل آرک یا ہیکل سلیمانی کی تعمیر ثانی کے اسرائیلی سلسلے کے دیگر عہدیداروں کا تعلق اسرائیلی تاریخ کے واقعات سے ہے۔

فری میسنری کے دیگر سلسلوں کے عہدیداروں کے نام آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ یہ عہدیدار فری میسن لاجوں میں اپنے اپنے درجوں کے مطابق اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ان کی تفاصیل فری میسن لٹریچر میں موجود ہیں اور ان کے فرائض کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ جدید میسنری نے ان عہدیداروں کی تعداد کو کم کر دیا ہے اور رسومات کو سادہ بنا دیا ہے تاکہ محض اسرائیلی تاریخ کے واقعات کی بنیادی روح اُجاگر ہو سکے جو میسنری کا بنیادی مقصد ہے۔[19]

فری میسنری کے سنگ میل Land Mark:

قدیم زمانے میں کسی شخص کی زمین کی حد بندی کے لیے پتھر درخت یا پہاڑ وغیرہ استعمال ہوتے تھے۔یہودی قانون میں اس حد بندی کو توڑنے کی بڑی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔فری میسنری نے بھی ایسی حد بندیاں قائم کر رکھی ہیں جو اس کا غیر تحریر شدہ قانون Unwritten Constitution کہلاتی ہیں۔ایک فری میسن کے لیے ان باتوں پر یقین رکھنا ضروری ہے۔ مختلف فری میسن مصنفین نے مختلف سنگ میل بتائے ہیں۔فری میسن مصنف داراہ Darrah ان کی تعداد آٹھ بتاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) کائنات کے عظیم معمار (خدا) پر یقین...(2) استقلال...(3) میسنری کے آئین کی کتاب...(4) ماسٹر میسن کا تیسرا درجہ...(5) رازداری...(6) عملی میسنر کے اوزار مسطر، پرکار وغیرہ...(7) فرد کی آزادی...(8) عورت فری میسن نہیں بن سکتی جیسے مرد ماں نہیں بن سکتا۔[20] فری میسن سائمن مندرجہ ذیل اہم حد بندیاں بتاتا ہے۔[21]

(1) میسنری کے تین درجے...(2) ہیکل سلیمانی کی تعمیر...(3) گرینڈ ماسٹر کا انتخاب...(4) دربان کا یہ دیکھنا کہ کوئی شخص لاج کی جاسوسی تو نہیں کر رہا؟...(5) ایک لاج کا دوسری لاج کے کام میں دخل نہ دینا...(6) لاج کا فرنیچر یعنی آئین کی کتاب وغیرہ...(7) خفیہ حلف اور خفیہ رازدارانہ کارروائی...

ان حد بندیوں میں فرانس کی گرینڈ لاج جو گرینڈ اورینٹ GrandOrient کہلاتی ہے، کائنات کے عظیم معمار (خدا) پر یقین کو ضروری قرار نہیں دیتی اور وحی کی ضرورت کی قائل نہیں۔اس کے علاوہ یہ سیاست میں دخل اندازی کرتی ہے جبکہ امریکی اور برطانوی میسنری بظاہر ایسا نہیں کرتیں۔ان کے داخلی طریق کار میں بھی

فرق پایاجاتا ہے۔

میسنزی ترقی کے اسباب:

اٹھارویں صدی کے آخری سالوں میں امریکہ اور یورپ کی حکومتوں کی سرپرستی، یہودیوں کی مالی امداد اور دلچسپی اور میسنزی کے خفیہ سیاسی کردار کی بدولت یہ تنظیم دنیا میں تیزی سے پھیلی۔ سامراجیت Imperialism سرمایہ داریت Capitalism اور یہودی قومیت Jewish Nationalism کا اس کے فروغ میں گہرا دخل تھا۔

فری میسنزی کی ترقی کے مزید بڑے بڑے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

(1) یہ ایک خفیہ اور موثر برادری تھی جس میں اعلیٰ امراء، سیاست دان، جاگیر دار، ڈیوک، لارڈز، بلکہ برطانیہ کا شاہی گھرانہ تک نہ صرف شامل تھے بلکہ اس کا سرپرست اعلیٰ تھا۔ ایسے ہی سویڈن جرمنی، روس وغیرہ میں بھی اسے شاہی سرپرستی حاصل رہی۔ امریکہ اس کا دوسرا گھر تھا۔

(2) فری میسنزی آزادروی، عیسائیت سے بغاوت اور روشن خیالی کی علامت سمجھی گئی۔ فری میسن کو جدید معاشی و سیاسی تصورات سے ہم آہنگ اور تعصب و مذہبی تنگ نظری کا مخالف سمجھا جاتا تھا اس لیے اسے یورپ میں بلند مقام حاصل رہا۔

(3) فری میسنوں کی وفاداریاں شک سے بالاتر قرار دی جاتی تھیں۔ امریکہ یورپی ممالک اور ان کے زیر تسلط ایشیائی اور افریقی نوآبادیات میں ان اعلیٰ عہدے، ترقیاں، معاشی فوائد اور سیاسی مرتبے عطا کیے جاتے رہے اور ان کی وفاداریوں پر یقین کیا گیا۔ ان کو اہم انتظامی سفارتی اور سیاسی عہدے دیے گئے۔

(4) مذہب سے بیگانہ، عیاش، جنسی بے راہ رو اور پراسرار علوم جادو اور طلسم کے شائق اور قدیم دیومالائیت کے شیدائی فری میسن بن کر اپنی سفلی خواہشات کی تکمیل کرتے رہے۔ انہوں نے میسنزی کو اپنی بداعتدالیوں کے لیے بطور ڈھال استعمال کیا۔

(5) فری میسن تنظیم کے خفیہ اور لاج کے محفوظ ہونے کا فائدہ اُٹھانے کے لیے سیاسی طالع آزما اقتدار پرست، قومی غدار، سازشی عناصر، بڑے بڑے سرمایہ دار، سامراجی طاقتوں کے آلہ کار اور مفاد پرست افراد فری میسن بن کر اپنے مفادات کی تکمیل میں مصروف رہے۔ دنیائے اسلام خصوصاً ترکی خلافت کی تباہی اور 1908ء کے ینگ

ترک انقلاب میں فری میسنزی کا سیاسی کردار نمایاں رہا۔ مغربی سامراج اور صیہونیت نے ترک لاجوں کو تخریب کاری کے مراکز کے طور پر استعمال کیا۔

فری میسنزی اور یہودی تحریک قومیتMasonry and Jewish Nationalism:

فری میسنزی اور یہودی قومیت کی تحریک جو باقاعدہ طور پر 1897ء میں صیہونیت کے رنگ میں جلوہ گر ہوئی، جڑواں بہنیں ہیں۔ فری میسنزی نے یہودی قومیت کو پروان چڑھایا اور اس میسنزی کو مقبول اور مضبوط بنایا۔ اٹھارویں صدی کے اوائل میں ہی فری میسنزی نے یہودیوں کے خلاف پائے جانے والے تعصباب اور امتیازات کو ختم کرانے کی جدوجہد شروع کرر کھی تھی۔ مساوات، اخوت، احترام اور انسانی آزادی کے نام پر یہودیوں کے لیے مغربی معاشرے میں ممتاز مقام پیدا کیا گیا۔ فری میسنزی کے آغاز کے ایک سال کے اندر 1718ء میں سویڈن کے فرمانروا چارلس سیز دہم نے یہودیوں کو سویڈن میں آباد ہونے کی دعوت دی۔ 1753ء میں فرانس اور ہالینڈ نے یہود کے خلاف امتیازات ختم کر دیے۔ 1791ء میں فرانس کی نیشنل اسمبلی نے یہودیوں کے خلاف پائے جانے والے تمام قوانین منسوخ کر دیے۔ 1796ء میں ہالینڈ نے یہودیوں کو مکمل شہری حقوق عطا کر دیے۔ ایسے ہی باقی یورپی ممالک میں بھی یہودیوں کو معاشرے میں بلند مقام دیا گیا۔ ان کو اعلیٰ عہدے اور بلند ملازمتیں دی جانے لگیں۔

اٹھارویں صدی میں معاشی نظریات کی جگہ سرمایہ دارانہ نظام نے لے لی۔ پروٹسٹنٹ ازم، قوم پرستی اور سرمایہ داریت نے آزادی، جمہوریت اور سیکولرازم کے نظریات کو فروغ دیا۔ یہ فضا یہودیوں کے لیے بڑی سازگار تھی۔[22]

فری میسنزی نے بلاواسطہ طور پر تمام یہود مخالف تحریکوں Anti-Semitasm کا مقابلہ کیا۔ 1905ء میں روس کے صیہونی اکابر کے پروٹوکولز شائع ہوئے جن میں یہود کے عالمی غلبہ کا ایک پروگرام پیش کیا گیا تھا اور فری میسنزی کو اس کا حلیف بتایا گیا تھا۔ یہودی میسنزی نے اس پروٹوکولز کے خلاف پروپیگنڈے کی زبردست مہم چلائی اور انہیں جعلی ثابت کرنے کے لیے کافی مواد شائع کیا۔ یہ کارروائی نہایت خفیہ طریقے سے انجام دی گئی۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں فری میسنزی صیہونی کاز کے لیے کوشاں رہی۔ اسرائیل کے قیام پر دنیا کی تمام گرینڈ

لاجوں نے خوشیاں منائیں، خصوصاً لاطینی امریکہ کی فری میسنزی نے اس موقع پر کھل کر قراردادیں پاس کیں۔[23]

References:

1 A. Cowan The X-Rays in Freemasonry London 1904.

(یہ کتاب میسنری کی مخالفت میں لکھی گئی ہے۔میسنری کی سیاسی سازشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔)

2 G. Mackey Symbolism of Freemansonry 1945.

(امریکی فری میسن ،جس کی کئی کتابوں کا مصنف ہے۔یہ ۳۲ویں درجے کا میسن تھا۔)

3 Encyclopedia Britannica-Freemansonry.

(مقالہ نگار میسنری کی ابتدائی ترقی پر عمدہ بحث کرتا ہے۔)

4 Carlse R. Manual of Freemansonry, London 1860.

(ماسونی رسومات،عہدوں اور تقریبات وغیرہ پر عمدہ ماخذ)

5 Albert C. Stevens, Cyclpedia of Fraternities, New York 1899

(ماسونی اور بعض غیر ماسونی تنظیموں کی تاریخ اور کارکردگی بیان کی گئی ہے۔)

6 Encyclopedia Americana-Freemasonry.

(فاضل مقالہ نگار نے امریکہ میں فری میسنری کی ترقی پر اچھی روشنی ڈالی ہے۔)

7 Albert G. Mackey, A Lexicon of Freemasnonry London.

(میسنری کی علامات اور قبالہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں اہم اور دلچسپ ہیں۔)

8 Dr.Papus,The Qabalah,London.(ii) Mackey, Symbolism of Freemasonry

(ڈاکٹر پاپس یہودی پر اسرار باطنی علوم قبالہ کا بہت بڑا ماہر سمجھا جاتا ہے۔اس نے فری میسنری کی ترویج کے لیے یورپ میں بہت کام کیا۔)

9 Eliphas Levi, The Mysteries of Qabalah.

(لیوی یہودی تھا۔اس نے قبالہ اور یروشلم تالمود میں بیان کیے گئے عجیب و غریب واقعات کو موضوع سخن بنایا ہے۔)

10 Robert Mackey (33). General History, Cyclopedia and Dictionary of Freemasonry, New York 1869. (ii) Rosicruction

(راسی کروشن کے سربراہ Imperatore ڈاکٹر لیوس اسپنسر Dr. Lewis Spencer نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر کئی کتابیں لکھیں جو ماسونی نظریات پر مبنی تھیں۔ان میں Mysticle Life of Jesus زیادہ مشہور ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی اور احمدی مصنفین نے ان سے کافی استفادہ کیا اور مسیح کی واقعہ صلیب سے قبل اور بعد کی زندگی اور ان کی آمد ہند کا مفروضہ پیش کیا۔)

11 B.E. Jones, Freemansons, Guide and Compendium, London, 1956.

12 The Jewish Encyclopedia, USA-Fremansory.

(فاضل مقالہ نگار نے میسنری کے بارے میں یہودی نقطہ نظر کو پیش کیا ہے جو فری میسنری کے یہودی کردار کو تسلیم کرتا ہے اور یہودیوں کی خدمات کو بیان کرتا ہے۔)

[13] H.L. Stillson and Hughan, The History of Ancient and Honourable Fraternity of Free and Accepted Masons, New York 1914.

(امریکہ میں میسنری کی تاریخ پر ایک جامع دستاویز کا درجہ رکھتی ہے۔)

[14] P. Castelles, Secrets of Free Masonry(prior to AD 1717), London, 1930.

(پی کاسلز کی کتب میسنری کو کھلے طور پر یہودی تنظیم ثابت کرتی ہیں اور تمام ماسونی رسومات کا یہودی پس منظر واضح کرتی ہیں۔ان کے مطالعے کے بعد فری میسنری کے یہودی قبالہ سے روابط عیاں ہو جاتے ہیں اور اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا کہ فری میسنری اسرائیلیت کا چربہ ہے۔)

15 Macoy, General History,Templars.

16 Hinman Denslow and Hunt, A History and Cryptic Rite, 2 Vols, 1931

(دوسری جلد میں خفیہ ماسونی سلسلوں پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔)

17 F. J. Scully, History of the Grand Encampment and Knight Templars of the United States, 1952

(ٹمپلرز اوران کی تاریخ اوران کے سیاہ کارناموں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اوران کی داخلی کشمکش اور سیاسی ریشہ دوانیوں پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔)

[18] Folger R.B. History of the Ancient and Accepted Scttish Rite, New York 1862

(یہودی اقدار پر مشتمل اسکاٹش سلسلے کی عمدہ تاریخ ہے۔ابتدائی عہد کی ترقی پر زیادہ بہتر روشنی ڈالی گئی ہے۔قدیم سلسلے اور موجودہ کاٹش سلسلے میں فرق نمایاں کیا گیا ہے۔)

[19] The Complete Working or the Royal Ark Degree Masonic Publication London 1935.

(رائل آرک ڈگری، رسوم اور تقاریب پر جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔)

[20] Darrah, History and Evolution of Freemasonry 1967.

(میسنری کی ابتدائی تاریخ کا ایک اہم ماخذ ہے)

[21] John W. Simons, Principles and Practice of Masonic Jurisprudence

(ماسونی اُصولوں اور نظریات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔)

[22] N. Sokolow, History of Zionism, London, 1918.

[23] Israel in the Third World, Edit by Micheal Curtis and A. Gritleson, New Jersey, 1976.

(تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک خصوصاً لاطینی امریکہ میں اسرائیل کے سیاسی اور معاشی کردار پر عمدہ مضامین کا مجموعہ ہے۔)